نماز جنازہ کا تکرار

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ایک میت پر ایک سے زائد بار نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔ یہ نبیِ اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ احناف کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں، جبکہ اس کے ثبوت پر بہت ساری احادیثِ مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ .

''نبیِ اکرم ﷺ نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی۔''

(صحيح مسلم : ٩٥٥)

② سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ .

''نبیِ اکرم ﷺ نے ایک عورت کی قبر پر دفن کے بعد نماز جنازہ ادا کی۔''

(سنن النّسائي : ٢٠٢٧، وسندهٗ حسنٌ)

③ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوذٍ، فَأَمَّهُمْ، وَصَلَّوْا خَلْفَهٗ .

''مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی امامت کی اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔''

(صحيح البخاري : ١٣٣٦، صحيح مسلم : ٩٥٤)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔

❁ ان کے ردّ میں علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا أَبْطَلَ الْخُصُوصَ، لِأَنَّ أَصْحَابَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْهِمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ صَلَّوْا مَعَهٗ عَلَى الْقَبْرِ، فَبَطَلَتْ دَعْوَى الْخُصُوصِ.

''اس حدیث نے دعویٔ خصوصیت کو باطل کر دیا ہے، کیونکہ صحابہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبر پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یوں خصوصیت کا دعویٰ باطل ہو گیا۔'' (المُحلّٰى بالآثار : ١٤١/٥)

محدثین کرام نے اس حدیث پر اَلصَّلَاةُ عَلَى الْقَبرِ کے عنوان سے ابواب قائم کیے ہیں۔ علامہ عبدالحیٔ لکھنوی حنفی (۱۳۰۴ھ) اس دعویٔ خصوصیت کو تحقیق کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ (التّعليق المُمَجَّد، ص ١٦٧)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت (یا مرد) مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے گم پایا، تو اس کے بارے میں دریافت کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا وہ عورت فوت ہو گئی ہے۔ فرمایا: آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟ گویا صحابہ نے اس کے معاملہ کو معمولی سمجھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهٖ، فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا.

”مجھے اس کی قبر بتائیں۔صحابہ کرام نے اس کی قبر کے متعلق بتایا،تو آپ ﷺ
نے اس پر نماز جنازہ ادا کی۔“

(صحيح البخاري : ١٣٣٧، صحيح مسلم : ٩٥٦)

⑤ یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے۔بقیع میں پہنچے،تو اچانک ایک قبر نظر آئی۔نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں سوال کیا،تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔نبی کریم ﷺ نے اسے پہچان لیا ۔فرمایا: آپ نے مجھے اس کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں کی؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ روزے کی حالت میں تھے اور دوپہر کو آرام فرما رہے تھے۔فرمایا:

لَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهٖ، فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ رَحْمَةٌ قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا .

”آئندہ ایسا نہ کرنا، جب تک میں آپ کے درمیان موجود ہوں، میرے علم میں یہ نہ آئے کہ کوئی فوت ہوا ہے اور آپ نے مجھے اطلاع نہیں کی، کیونکہ میرا نماز جنازہ پڑھنا اس کے لیے باعث رحمت ہے۔پھر آپ ﷺ قبر پر آئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔“

(مسند الإمام أحمد : ٣٨٨/٤، سنن النّسائي : ٢٠٢٤، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : ٥٩١/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٣٠٨٧) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ (٣٥٤ھ) فرماتے ہیں:

’’فرمانِ نبوی: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ ’’میرا نماز جنازہ ادا کرنا فوت ہونے والوں کے لیے رحمت کا باعث ہے۔‘‘ اس سے بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں، حالانکہ علت وہ نہیں ہے، جو بعض لوگوں کے وہم میں آئی ہے کہ یہ طریقہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے، امت کے لیے نہیں، کیونکہ اگر ایسے ہوتا، تو نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو اپنے پیچھے صفیں بنانے اور اپنے ساتھ قبر پر نماز پڑھنے سے منع فرما دیتے۔ آپ ﷺ کا قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے والوں کو نہ روکنا توفیقِ الٰہی سے نوازے ہوئے لوگوں کے لیے واضح دلیل ہے کہ یہ کام آپ ﷺ اور آپ کی امت سب کے لیے جائز ہے۔‘‘ (صحيح ابن حبان: ٣٥٧/٧)

❁ علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ هٰهُنَا قَدْ أَخَذَ الْخُصُوصَ مَنِ ادَّعٰى ذٰلِكَ، وَهُوَ دَلَالَةٌ غَيْرُ قَوِيَّةٍ .

’’جنہوں نے خصوصیت کا دعویٰ کیا ہے، انہوں نے یہاں سے دلیل لی ہے، لیکن یہ استدلال قوی نہیں ہے۔‘‘

(حاشية السّندي على سنن النّسائي: ٨٥/٤)

ان احادیث کے علاوہ بھی احادیث مبارکہ ثابت ہیں۔

❁ علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ آثَارٌ مُّتَوَاتِرَةٌ، لَا يَسَعُ الْخُرُوجُ عَنْهَا .

’’یہ متواتر احادیث ہیں، جن کے انکار کی گنجائش نہیں۔‘‘

(المُحَلّٰى بالآثار: ١٤١/٥)

⑥ ابنِ ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي مَنْزِلٍ كَانَ فِيهِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلٰى رِقَابِنَا سِتَّةَ أَمْيَالٍ إِلٰى مَكَّةَ وَعَائِشَةُ غَائِبَةٌ، فَقَدِمَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: أَرُونِي قَبْرَهُ فَأَرُوهَا فَصَلَّتْ عَلَيْهِ.

''عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے گھر میں فوت ہو گئے۔ ہم انہیں مکہ کی طرف چھ میل اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں تھیں۔ وہ اس کے بعد تشریف لائیں، تو فرمایا: مجھے ان کی قبر دکھائیں۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر دکھائی، تو آپ نے ان پر نماز جنازہ ادا کی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٣/٣٦٠، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تُوُفِّيَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عُمَرَ غَائِبٌ فَقَدِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ، قَالَ: فَقَالَ: أَرُونِي قَبْرَ أَخِي، فَأَرُوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

''عاصم بن عمر فوت ہوئے تو سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔ آپ تین دن بعد تشریف لائے، تو فرمایا: مجھے میرے بھائی کی قبر دکھائیں۔ لوگوں نے قبر دکھائی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ ادا کی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: ٣/٣٦٠، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

مَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ عَلٰى قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَهٰى

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَلَا رَسُولُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَالْمَنْعُ مِنْ ذٰلِكَ بَاطِلٌ، وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ فِعْلُ خَيْرٍ، وَالدَّعْوٰى بَاطِلٌ إلَّا بِبُرْهَانٍ.

''ہم کسی ایک صحابی کو بھی نہیں جانتے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی قبر پر نماز جنازہ سے منع کیا ہو۔ نہ اللہ تعالیٰ نے قبر پر نماز جنازہ سے روکا، نہ رسول اللہ ﷺ نے، لہٰذا اس سے روکنا باطل ہے۔ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا کارِ خیر ہے۔ کوئی بھی دعویٰ دلیل کے بغیر باطل ہی ہوتا ہے۔''

(المُحلّٰی بالآثار : ٥/١٤١)

❀ عبداللہ بن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک جنازہ ادا کرنا چاہتے تھے۔ وہ ہم سے پہلے ہی ادا کر دیا گیا، یہاں تک کہ میت کو دفن بھی کر دیا گیا تھا۔ اس پر امام ابنِ سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

تَعَالِ حَتّٰى نَصْنَعَ كَمَا صَنَعُوا، قَالَ : فَكَبَّرَ عَلَى الْقَبْرِ أَرْبَعًا.

''آیئے، ہم بھی اسی طرح (نماز جنازہ ادا) کریں، جیسے انہوں نے کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے قبر پر (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٣/٣٦٠، وسندهٗ صحيحٌ)

امام شافعی، امام احمد وغیرہما رحمہما اللہ بھی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے قائل وفاعل ہیں۔

⑧ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ.

''نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور احد کے شہداء پر نماز جنازہ

پڑھی، جیسے آپ ﷺ میت پر نماز جنازہ ادا کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : ١٣٤٤، صحيح مسلم : ٢٢٩٦)

یہ حدیث دلیل ہے کہ میت پر اگر سالوں پہلے نماز جنازہ ادا کی جا چکی ہو، تو بھی نماز جنازہ کا اعادہ کرنا جائز ہے۔ اس سے دعا مراد لینا درست نہیں۔

یہ نماز جنازہ نبیِ اکرم ﷺ نے شہداء اُحد پر آٹھ سال بعد ادا کی تھی، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان شہداء پر پہلے بھی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

(شرح معاني الآثار : ١/٥٠٢، وسندهٗ حسنٌ)

مذکورہ بالا حدیث سے میت پر تکرارِ جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح قبر پر نماز جنازہ کی ادائیگی کا بھی اثبات ہوتا ہے، خواہ قبر پرانی ہو یا نئی اور خواہ دفن سے پہلے نماز جنازہ ادا کی گئی ہو، یا نہ کی گئی ہو۔

اسی طرح جس نے ایک بار نماز جنازہ پڑھ لیا، وہ بھی دوبارہ نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔

ابتسامہ :

مولانا محمد سرفراز خان صفدر دیو بندی صاحب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''غرضیکہ اس مظلومانہ طور پر ۱۵۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ پہلی مرتبہ کم وبیش پچاس ہزار کے مجمع نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ چھ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور دفن کے بعد بھی بیس دن تک لوگوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیرۃ النعمان: ۴۲۔'' (مقام ابی حنیفہ، ص ۹۸۔۹۹)

علامہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے جواباً لکھا ہے کہ یہ جھوٹی کہانی ہے۔ جب امام ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ، بلکہ تمام احناف کا یہ مسلک ہے کہ قبر پر دوبارہ نماز جنازہ جائز نہیں، تو

امام ابوحنیفہ کے لیے جائز کیوں؟

(مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینے میں، ص ۲۶۰)

شیخ اثری حفظہ اللہ کے ردّ میں صفدر صاحب کے فرزند محمد عبدالقدوس خان قارن لکھتے ہیں:

''اور دوسری بات کرنے میں تو اثری صاحب نے بے تکی کی حد کر دی، جب وہ ذرا ہوش میں آئیں تو ان سے کوئی پوچھے کہ کیا امام صاحب کے جنازہ میں صرف احناف شریک تھے؟ دیگر مذہب (مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ) کے لوگ شریک نہ تھے؟ جب وہ لوگ شریک تھے اور ان کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے تو اس پر اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے؟''

(مشہور غیر مقلد مولانا ارشاد الحق اثری صاحب کا مجذوبانہ واویلا، ص ۲۸۹)

قارئین کرام! انصاف کیجیے، جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں فوت ہو رہے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ۱۵۰ھ میں ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۱۶۵ھ میں پیدا ہوئے، تو ان کی ولادت سے پہلے ان کے پیروکار دنیا میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی نماز جنازہ میں کیسے شریک ہو گئے؟

❀❀❀❀❀❀❀